بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

امریکی فوجی افسروں کو خلاف اسلام نصاب کی تدریس۔۔۔لمحہ فکریہ!

اس انکشاف کے بعد کہ ”امریکی فوجیوں کو اسلام کے خلاف نفرت اور اشتعال انگیز نصاب پڑھایا جا رہا ہے“ ان لوگوں کی آنکھیں کھل جانی چاہیے۔ بلکہ انہیں چلو بھر پانی میں ڈوب مرنا چاہیے۔ جو دن رات دینی مدارس کے نصاب کو تختہ مشق بناتے۔ اس کے خلاف زہر اگلتے ہیں۔ اور گز گز بھر زبان نکال کر ہرزہ سرائی کرتے ہیں۔ اسے فرقہ واریت اور دہشت گردی کا نام دیتے ہوئے ہلکان ہوتے ہیں۔ اور ان کے منہ سے جھاگ نکلتی ہے۔ اور غصہ سے باؤلے ہوتے ہیں۔ حالانکہ دینی مدارس کا نصاب ایک زمانہ سے لوگوں میں متعارف ہے۔ تمام مسالک کے وفاق اور تنظیمات بارہا اسے شائع کر چکی ہیں۔ یہ پورے ملک میں یکساں طور پر رائج ہے۔ نہ اس میں کوئی چیز مخفی ہے۔ اور نہ یہ نصاب زیر زمین پڑھایا جاتا ہے۔ بڑے بڑے مدارس اور جامعات جہاں طلبہ وطالبات کی تعداد سینکڑوں ہزاروں میں ہے۔ یہ نصاب پڑھتے ہیں۔ اور ان کے والدین ان کی تعلیم وتربیت سے نہ صرف پوری طرح آگاہ ہیں۔ بلکہ مطمئن بھی ہیں۔ لیکن پاکستان کے چند نام نہاد دانشور اور روشن خیال ناعاقبت اندیش اور اغیار کے پالتو وظیفہ خوار آنکھیں بند کیے اس نصاب کے خلاف زہر افشانی کرتے ہیں۔ اور ہمیشہ سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اس نصاب کو نہ صرف تبدیل کرے بلکہ اس کی جگہ انگریزی اور سائنس مضامین داخل کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ ناھجار اس پر ہی اکتفا نہیں کرتے۔ بلکہ ان کی مساعی سے ہی سرکاری سکولوں میں پڑھائے جانے والے نصاب سے عربی زبان قرآن حکیم اور احادیث کا منتخب حصہ بھی نکال دیا گیا۔ اس ڈر سے کہ مبادا ان کا آقا (امریکہ) ناراض ہو کر امداد بند نہ کر دے۔

انہیں سوچنا چاہیے کہ امن وسلامتی کا ڈنڈھورا پیٹنے والے اور دہشت گردی کے خلاف مرکزی کردار ادا کرنے والے کا اپنا کردار کس قدر بھیانک خوفناک اور خطرناک ہے۔ جو اپنے زیر تربیت فوجی جوانوں اور افسروں کو مسلمانوں کے خلاف نفرت، اشتعال انگیزی اور قتل وغارت کا باقاعدہ نصاب پڑھا رہا ہیں۔ اور ان کی فکری اور نظریاتی تربیت کر رہا ہے۔ تاکہ مسلمانوں کے خلاف جنگ میں بے رحم ہو کر ان کا قتل عام کریں۔ 2005 سے یہ سلسلہ جاری ہے۔ اور اب تک ہزاروں ایسے فوجی تربیت لیکر میدان عمل میں آچکے ہیں۔ اور اسی گندے ذہن اور فکر کے ساتھ مسلمانوں کے خلاف قتل وغارت اور نفرت کا اظہار کر رہے ہیں۔ جگہ جگہ امریکی

اپنی خباثت اور شر انگیزی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ خصوصاً افغانستان میں تو تمام حدیں پھلانگ چکے ہیں۔

انسانی حقوق پر چیخ چیخ کر تقریریں کرنے والے اور ایک کتے کی ہلاکت پر سوگ منانے والے درندہ صفت قیادت اب کہاں ہے۔ اس مکروہ نصاب کا تشویشناک پہلو یہ ہے کہ اپنے فوجیوں کو اس بات پر ابھارا جاتا ہے کہ اگر جاپان کے شہر ناگاساگی مین اور ہیروشیما پر ایٹم بم گرا کر انہیں تباہ کیا جاسکتا ہے۔ تو مسلمانوں کے مقدس ترین شہر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ پر کیوں نہیں۔ العیاذ باللہ۔ اس کھلے عام دہشت گردی اور پر خطر عزائم کا پرچار کرنے پر کسی اسلامی ملک کی قیادت نے نوٹس نہ لیا۔ اور نہ ہی امریکہ کو متنبہ کیا۔ کہ اگر وہ ایسی خطرناک سوچ رکھتا بھی ہے تو اس کے نتائج بھیانک ہونگے۔

اس نصاب کی تدریس کا انکشاف گذشتہ دنوں ایک فوجی کیا۔ جس کے بعد تما مغربی ذرائع ابلاغ نے اسے نمایاں خبر کے طور پر شائع کیا۔ اس کا اعتراف امریکہ کے چیئرمین جائنٹ چیف آف سٹاف جنرل مارٹن ڈیمسی نے بھی کیا۔ اور کہا کہ یہ اختیاری مضامین کے ضمن میں دیئے گئے نصاب کا حصہ ہیں۔ اس اعتراف کے بعد بھی کوئی گنجائش باقی ہے کہ امریکہ کی مسلمانوں کے خلاف جنگ مذہبی نہیں؟ یقیناً امریکہ روز اول سے مسلمانوں کے خلاف صلیبی جنگ میں ہے۔ اور عزم کے ساتھ میدان میں موجود ہے کہ وہ اپنی مذہبی برتری قائم کرنا چاہتا ہے۔ لیکن بد قسمتی سے اسے مسلمانوں سے ہی نام نہاد لیڈر اور قیادت دستیاب آگئی۔ جو اس کی نہ صرف وکالت کرتے ہیں۔ بلکہ اس جنگ کو اپنی جنگ دہشت گردی کے خلاف جنگ قرار دیتے ہیں۔ اور ایسی تنظیمیں بھی میدان میں موجود ہیں۔ جو امریکہ کے عزائم کی تکمیل میں راستہ فراہم کرتی ہیں۔ اور اسے اسلامی ممالک میں مداخلت کا جواز دیتی ہیں۔

اسلام کے خلاف نصاب میں فوجیوں کو اس بات پر آمادہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کے خلاف بے رحم ہو کر لڑیں۔ بلکہ انہیں اس بات پر اکسایا جاتا ہے۔ کہ وہ ان کے قتل عام کے ساتھ نسل کشی کریں۔ اس لیے کہ اسلام تشدد کا درس دیتا ہے۔ اس انکشاف کے بعد انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں کو کھل کر سامنے آنا چاہیے تھا۔ اور اس کی شدید مذمت ہونے چاہیے تھی۔ اور اس نصاب کی تدریس پر فوری پابندی لگنی چاہیے تھی۔ مگر مقام افسوس کہ اقوام متحدہ سمیت یہ تمام تنظیمیں امریکہ کی پابند ہیں۔ اس کے خلاف حرف شکایت بھی زبان پر نہیں لاسکتیں۔ چہ جائیکہ اس کے خلاف کوئی کاروائی کریں۔

پچھلے دنوں امریکہ کی معروف N.G.O کے سرکردہ رہنما نے خود مجھ سے یہ کہا کہ آجکل بعض یہودی سعودی عرب کے نصاب پر ایک رپورٹ اقوام متحدہ میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جس میں یہ اعتراض اٹھایا

گیا ہے کہ اس میں میٹرک کے لیول کے نصاب میں یہودیوں کے خلاف نفرت اور دشمنی کی تعلیم دی گئی ہے۔ اور حوالہ کے طور پر ان آیات کا ذکر کیا گیا۔ جن میں یہودیوں کی انبیاء کے ساتھ بدتمیزی اور اسلام دشمنی کا تذکرہ ہے۔ اور ان سے دوستی نہ کرنے کا ذکر ہے۔ آپ اس سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ وہ لوگ کس خوردبینی کے ساتھ مسلمانوں کے نصاب کی پڑتال کرتے ہیں۔ اور ان پر اعتراضات اٹھاتے ہیں۔ لیکن انہیں اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا۔ قرآن حکیم میں یہودیوں کے بارے میں جو کچھ کہا گیا۔ اس میں ان کے قتل عام اور نسل کشی کا کہیں تذکرہ نہیں اور نہ ہی ان کے مقامات مقدسہ کو تباہ کرنے کا حکم ہے۔ لیکن امریکی فوجی افسران کو جو نصاب پڑھایا گیا۔ اس میں واضح طور پر انہیں تشدد پر اکسایا گیا۔ اور مسلمانوں کے خلاف نہ صرف نفرت بلکہ مقامات مقدسہ کی بے حرمتی کی تعلیم دی گئی۔

ان سطور کے ذریعے ہم تمام اسلامی ممالک کے سربراہان اور سرکردہ زعماء اور قائدین سے سوال کرنے میں حق بجانب ہیں۔ کہ اس کے مقابلے میں آپ کا ردعمل کیا ہے؟ اور اس کی روک تھام کے لیے کیا تیاری ہے؟ مسلمانوں اور ان کے مقامات مقدسہ کی حفاظت کے لیے کیا مشترکہ اقدامات اٹھائے گئے؟ ہمدردی سے دردمندانہ اپیل ہوگی کہ وہ اس سنگین مسئلہ پر پوری باریک بینی سے غور کریں۔ امریکہ کی دوغلی پالیسی کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ کہ بغل میں چھری اور منہ میں رام رام کی پالیسی امریکہ کا طرہ امتیاز ہے۔ اس سے مسلمانوں کو کبھی بھی غفلت سے کام نہیں لینا چاہیے۔ بلکہ ناگہانی صورت حال کا سامنا کرنے کی مکمل تیاری کرنی چاہیے۔

اسی طرح ہم اپنے ان دانشوروں، کالم نگاروں اور دینی مدارس کے نصاب سے پریشان حال تعلیمی ماہروں سے بھی گذارش کریں گے۔ کہ وہ اپنے خیالات پر نظر ثانی کریں۔ امریکہ کا بھیانک چہرہ دیکھنے کے بعد بھی کوئی گنجائش بچی ہے کہ وہ دینی مدارس کے نصاب پر اپنے تحفظات کا اظہار کریں۔ (چہرہ روشن اندرون تر یک تر) کے مصداق وہ امریکہ کی چال کو سمجھیں۔ کہ اسلام دشمنی میں کس حد تک جا چکا ہے۔ کہ دن رات اپنے فوجی ماہرین کو صرف ایک نکتہ ہی سمجھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ کہ اب ہماری بقا کا دارومدار اسلام کشی میں ہے۔ دینی مدارس کے نصاب میں کسی ایک جگہ بھی ایسی بات نہیں جس میں زیر تعلیم طلبہ کو امریکہ یا غیر مسلموں کے خلاف اکسایا جائے۔ یا نفرت پیدا کی جائے۔ امید ہے ہمارے ان بھائیوں کی غلط فہمی دور ہو چکی ہوگی۔ اگر اب بھی وہ شک وشبہ میں ہے تو ہم انہیں دعوت عام دیتے ہیں۔ کہ وفاق المدارس السلفیہ پاکستان کا نصاب ملاحظہ فرمائیں۔ یا بذات خود جامعہ سلفیہ تشریف لائیں۔ ہم پورے اعزاز کے ساتھ انہیں بریف کریں گے۔ اور دینی مدارس کے نصاب اور نظام پر تسلی کرا دیں گے۔ ان شاء اللہ